REGd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

۵ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۶/۴۰	۴ صلح ۱۳۳۱ ہش / ۴ جنوری ۱۹۵۲ء	نمبر ۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۳ جنوری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج بخار ۱۰۲ درجہ تک چلا گیا ہے۔ کمزوری بہت ہے نیز "لنگز" کی حالت بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

سعودی عرب میں نئی ریلوے لائن کی تعمیر

ریاض ۳ جنوری۔ سعودی عرب میں دمن کی بندرگاہ سے ریاض تک ایک نئی ریلوے لائن تعمیر کی گئی ہے اسکی وجہ سے مکہ معظمہ جانے والوں کیلئے بھی ایک نیا راستہ کھل گیا ہے حاجی لوگ ریاض سے آگے بسوں پر سفر کر سکیں گے۔

سڑکوں کی تعمیر کے قومی منصوبے کا جائزہ

کراچی ۳ جنوری۔ قومی ترقی کے چھ سالہ منصوبے میں سڑکوں کی تعمیر کا جو پروگرام شامل ہے۔ آج صوبائی وزراء اعلےٰ اور بعض مرکزی وزراء کی مشترکہ کانفرنس میں اس کے عملی پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا یہ کانفرنس وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ جس میں تینوں صوبائی وزراء اعلےٰ کے علاوہ محکمہ خزانہ مواصلات اور دفاع کے تین مرکزی وزراء اور گورنر سندھ بھی شامل ہوئے۔ کانفرنس کے آئندہ اجلاس کے لئے تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

مہاجر ٹیکس کمیٹی کا اجلاس

کراچی ۳ جنوری۔ آج شام یہاں مہاجر ٹیکس کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلے میں صوبوں کے لئے خود رقمیں مخصوص کریں گے اس مد میں ۹ کروڑ ۷۵ لاکھ روپے کی رقم جمع ہے۔ اس میں سے ۵ کروڑ روپے مرکز کے ہیں اور باقی مہاجر ٹیکس کی بدولت حاصل ہوئے ہیں۔

۹۳ مصری ہلاک اور ۳۲۰ زخمی

قاہرہ ۳ جنوری۔ مصر کے وزیر داخلہ سراج الدین پاشا نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ نہر سویز کے علاقے میں برطانوی فوجوں کے مظالم کی وجہ سے ۲۳ دسمبر تک ۹۳ مصری ہلاک اور ۳۲۰ زخمی ہوئے۔ ہلاک ہونیوالوں میں تین خواتین اور مجروحین میں ۷ خواتین شامل ہیں۔

مرکزی آمد کی نئی تقسیم کے مطابق صوبوں کی آمدنی میں ۶ کروڑ ۷۷ لاکھ روپے کا اضافہ

کراچی ۳ جنوری۔ پاکستان کی مرکزی آمد کی نئی تقسیم کے متعلق سر جرمی ریزمان نے جو سفارشات پیش کی ہیں۔ حکومت کی طرف سے آج انہیں شائع کر دیا گیا ہے۔ ان سفارشات کے مطابق صوبوں کی موجودہ آمدنی میں ۶ کروڑ ۷۷ لاکھ روپے کا اضافہ ہوگا۔ یعنی مرکز کی موجودہ آمد میں سے ۶ کروڑ ۷۷ لاکھ روپے کی رقم صوبوں کی آمدنی میں منتقل کر دی جائے گی۔ مرکزی اور صوبائی حکومتوں نے یہ سفارشات منظور کر لی ہیں۔ چنانچہ آئندہ مالی سال کے آغاز سے ان پر عملدر آمد شروع ہو گا۔ یاد رہے حکومت پاکستان نے پچھلے دنوں آمد کی مرکزی اور صوبائی مدات کی نئے سرے سے تعیین کے لئے مشہور برطانوی ماہر سر جرمی ریزمان کی خدمات حاصل کی تھیں ان کی سفارشات کے مطابق متوقع اضافہ کی رقم میں سے مشرقی بنگال کو ۳ کروڑ ۴۲ لاکھ، پنجاب کو ایک کروڑ ۵۸ لاکھ، سندھ کو ۶۰ لاکھ، سرحد کو ۴۰ لاکھ، بہاولپور کو ۲۰ لاکھ اور دوسرے علاقوں کو جن میں بلوچستان وغیرہ شامل ہیں ۳۵ لاکھ روپے سالانہ ملیں گے۔ انہوں نے سفارش کی ہے کہ صوبہ سرحد کو مرکز کی طرف سے ایک کروڑ سالانہ کی جو امداد ملتی ہے اس میں ۲۵ لاکھ کا اور اضافہ ہونا چاہیئے۔ انکم ٹیکس کی آمدنی میں سے مرکز کا حصہ نکالنے کے بعد مزید تقسیم کا حسب ذیل تناسب مقرر کیا گیا ہے:۔ مشرقی بنگال ۴۵ فی صدی، پنجاب ۲۷ فی صدی، سندھ ۱۲ فی صدی، سرحد ۸ فیصدی بہاولپور ۴ فیصدی، دوسرے علاقے ۴ فیصدی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ نئی تقسیم کے مطابق پہلے سال میں صوبوں کا حصہ ۲½ کروڑ کے لگ بھگ ہوگا نیز ملک کی اقتصادی اور صنعتی ترقی کے ساتھ اس میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ تمباکو چھالیہ اور چائے کی ایکسائز ڈیوٹی میں سے بھی صوبوں کو ڈھائی کروڑ اور ملیں گے۔ ان کی تقسیم بھی مذکورہ بالا تناسب کے مطابق ہی عمل میں آئے گی۔ بکری ٹیکس کی آمد میں سے بھی صوبوں کو پہلے سال قریباً ۴ لاکھ روپے منتقل کئے جائیں گے۔ مزید برآں پٹ سن کے محصول سے حاصل ہونے والی آمد میں مشرقی بنگال کا حصہ مقرر کرنے کے لئے سفارشات میں جو نیا فارمولا پیش کیا گیا ہے اس کے مطابق مشرقی بنگال کو ایک کروڑ روپے اور زیادہ ملیں گے۔

ایک ایک کی بجائے پانچ پانچ

قاہرہ ۳ جنوری۔ مصر کی سوشلسٹ پارٹی نے وزیر اعظم نحاس پاشا پر زور دیا ہے کہ برطانیہ نے جن مصری باشندوں کو گرفتار کیا ہے۔ حکومت مصر کو چاہیئے کہ وہ ان کے بدلہ میں ایک ایک مصری کی بجائے پانچ پانچ برطانوی باشندوں کو گرفتار کرے۔

قائد ملت خاں لیاقت علیخاں کے سانحۂ قتل کے تحقیقاتی کمیشن کا بیسواں اجلاس

لاہور ۳ جنوری۔ آج صبح یہاں قریباً پندرہ روز کے التواء کے بعد قائد ملت خاں لیاقت علی خاں کے قتل کی تحقیقات کرنے والے کمیشن کا بیسواں اجلاس منعقد ہوا۔ گذشتہ اجلاس میں قاتل کے لڑکے دلاور خان نے بند کمرے میں جو بیان دیا تھا۔ سپرنٹنڈنٹ سی آئی ڈی چوہدری محمد حسین کو اس کی روشنی میں مزید تحقیقات کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ آج کے اجلاس میں انہوں نے کمیشن کے سامنے اپنی تحقیقات کی رپورٹ پیش کی۔ کل کمیشن میاں انور علی ڈپٹی انسپکٹر جنرل سی آئی ڈی، خان نجف خاں سپرنٹنڈنٹ پولیس، اور غلام مرتضیٰ سپرنٹنڈنٹ پولیس سی آئی ڈی کے بیانات سنے گا۔ کمیشن نے محکمہ جیل کے انسپکٹر جنرل کو ہدایت کی ہے۔ کہ سیالکوٹ ڈسٹرکٹ جیل کے قیدی عنایت علی کو ہفتہ کے دن کمیشن کے سامنے پیش کیا جائے۔ عنایت علی کا کہنا ہے کہ اسے ایک خاص راز معلوم ہے۔ جسے وہ صرف کمیشن کے سامنے بیان کرے گا۔ اسی طرح کمیشن نے سیف علی نامی شخص کو بھی پیش کرنے کی ہدایت کی ہے۔ سیف علی اس وقت پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت لاہور سنٹرل جیل میں نظر بند ہے۔ کمیشن نے پولیس کے تمام صوبائی انسپکٹران جنرل سے کہا ہے کہ حکومت کے اعلےٰ اراکین اور افسران بالا کی حفاظت کے متعلق ان کے اپنے صوبے میں جو طریق رائج ہے اور اس بارے میں جن قواعد کی پابندی لازمی ہے وہ ان سے کمیشن کو مطلع کریں نیز حفاظت کے مروجہ طریق اور قواعد میں وہ جو ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں اپنی رپورٹ میں اس پر بھی روشنی ڈالیں اگر کمیشن نے ان کی پیشکردہ رپورٹوں پر بحث ضروری سمجھی تو ان سے کمیشن کی تحقیقات میں شرکت ہونے کی درخواست کی جائے گی۔

پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس

لاہور ۳ جنوری۔ وزیر اعلےٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے آئندہ پیر کے روز پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا ایک غیر معمولی اجلاس طلب کیا ہے کہا جاتا ہے۔ کہ اس اجلاس میں بعض نہایت اہم مسئلوں پر غور کیا جائے گا۔

ایران اور پولینڈ کے درمیان تجارتی گفت و شنید

تہران ۳ جنوری۔ ایران کی کابینہ نے مال کے بدلے مال لینے کے اصول پر پولینڈ کے ساتھ تجارتی معاہدہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ عنقریب پولینڈ کا ایک تجارتی وفد معاہدے کی تفصیلات طے کرنے کے لئے تہران آرہا ہے ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق نے کہا ہے کہ پولینڈ نے اس امر کا یقین دلایا ہے۔ کہ پولینڈ کے پاس تیل لے جانے کا کافی سامان موجود ہے

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

"بڑی طاقتیں زبان سے جو کچھ کہتی ہیں ان کا عمل سراسر اس کے خلاف ہوتا ہے" (ظفر اللہ خاں)

مجلس اقوام میں ہمارے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی حق گوئی

لِمَ تقولون ما لا تفعلون

(از ملک محمد افضل صاحب لاہور)

> آج مجلس اقوام میں صرف پاکستان کے نمائندے کی آواز ہے جو دنیا کو ایک بلند نصب العین کی طرف دعوت دے رہی ہے. پوری مجلس اقوام میں صرف ہمارا ہی نمائندہ ہے. جو اپنے رفقائے کار کو اللہ تعالیٰ اور اس کے احکام کی طرف. امن و مصالحت کی طرف اور عدل و انصاف کی طرف بلا رہا ہے

ہمارے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خاں نے ۲۶ر نومبر کو پیرس میں مجلس اقوام متحدہ کی پہلی کمیٹی میں نہایت جرأت و بے باکی سے مجلس اقوام کو اس کے قول و فعل کے تضاد کی طرف توجہ دلائی اور بین الاقوامی مسائل کی پیچیدگیوں کا حل بھی بتایا. کہ سچائی دیانت اور انصاف اختیار کرو. آپ نے ان تمام کمیٹیوں اور کانفرنسوں کا ذکر کیا. جو قوموں کے درمیان تخفیف اسلحہ اور قیام امن کی غرض سے قائم کی جا چکی ہیں. اور بتایا کہ ان تمام مجالس کی سرگرمیوں کے باوجود ہنوز روز اول ہے. اور دنیا کا امن پہلے سے بھی زیادہ خطرہ میں ہے. انہوں نے فرمایا. کہ بجائے اس کے کہ ہم نوع انسانی کی خوشی اور طمانیت جسمانی و ذہنی صحت اور خوشحالی کے لئے کام کرتے. ہم نہایت شدت کے ساتھ ایسے آلات پیدا کرنے میں مصروف ہیں. جو اہل عالم کو درد و مصیبت اور ہلاکت و تباہی کے غار میں دھکیل دیں گے.

چوہدری صاحب نے بین الاقوامی ڈپلومیسی کے چہرے سے نقاب اٹھا کر بتایا کہ:.

"ہم آزادی کا اعلان کرتے ہیں. لیکن ہمارا عمل دوسروں کو غلام بنانے کے سوا کچھ نہیں. ہم مساوات کا وعظ کہتے ہیں. لیکن امتیاز و تفاوت پر عمل کرتے ہیں. ہم اخوت کا اعلان کرتے ہیں. لیکن ہمارا باہم سلوک سوتیلے بھائیوں کا سا ہے. ہم زبان سے "رواداری" پکارتے ہیں. لیکن ہمارا عمل تعصب اور غیر رواداری پر مبنی ہے. ہم آزادیٔ اطلاعات کا دعویٰ کرتے ہیں. لیکن دنیا کے "تاریک گوشوں" میں روشنی کا داخلہ روک رہے ہیں...... ہم حقوق انسانی کے بلند بانگ اعلانوں کے مسودے تیار کرتے ہیں. لیکن انسانوں کی غلامی و محکومی اور استحصال کو نہ صرف روا رکھتے ہیں. بلکہ ان ناپاک افعال کے معاون بن جاتے ہیں."

بعض اوقات بین الاقوامی نمائندے اس صورت حال کے لئے ایک دوسرے کو الزام دیتے ہیں. اور اپنے گریبان میں منہ ڈال کر نہیں دیکھتے اس پر چوہدری صاحب نے کہا ہے. کہ "ہم کسی کے خلوص پر حملہ نہیں کرتے ہم کسی کو الزام نہیں دیتے. ہمیشہ "قصور" کسی دوسرے فریق" کا ہوتا ہے. لیکن اس قسم کی باتوں سے اتفاق و اتحاد ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا. اور جب تک ہم دوسروں کی آنکھ کا تنکا تو دیکھیں گے. لیکن اپنی آنکھ کے شہتیر کو نظر انداز کرتے رہیں گے. ہم دنیا کی کوئی خدمت نہیں کر سکتے:.

آخر میں چوہدری صاحب نے امریکہ. برطانیہ. فرانس اور روس کو توجہ دلائی کہ آپ لوگوں کے بڑے بڑے ریزولیوشن کس کام کے ہیں. ان کی قدر و قیمت پروپیگنڈا کے سوا کچھ نہیں. لیکن پروپیگنڈا ہمیں اس تباہی سے ہرگز نہ بچا سکے گا. جس کے راستے پر ہم گامزن ہو چکے ہیں. آپ نے قرآن حکیم کی آیات بینات پڑھ کر بتایا. کہ دنیا میں نافرمانوں کا کیا انجام ہوا کرتا ہے. اور ہماری دنیا کو وہی انجام درپیش ہے. ہاں اگر ہم اقوال و افعال میں مطابقت پیدا کریں. صرف اصول ہی بیان نہ کریں. بلکہ ان پر عمل بھی کریں. تو ہم دنیا کو امن و خوشحالی سے مالا مال کر سکتے ہیں.

آج مجلس اقوام میں صرف پاکستان کے نمائندے کی آواز ہے. جو دنیا کو ایک بلند نصب العین کی طرف دعوت دے رہی ہے. ورنہ تمام ممالک اپنے اپنے قدح کی خیر منا رہے ہیں. اور دوسروں کو نیچا دکھانے کی فکر میں سرگرداں ہیں. ہمارا معاملہ مجلس اقوام میں صرف کشمیر کا ہے. لیکن اس میں بھی ہمارا موقف اس قدر قوی اور ناقابل تردید ہے. بلکہ ہمیں ضرور کامیابی ہوگی. شاید مجلس اقوام ہماری کامیابی کے رستے میں رکاوٹ ہی ہے. امداد نہیں. اس کے سوا ہمارا کوئی مقصد مجلس اقوام سے وابستہ نہیں ہے. نہ ہم دنیا کے کسی حصہ پر خواہ مخواہ قابض ہونا چاہتے ہیں. نہ کسی کو غلام بنانا چاہتے ہیں. نہ ہم کسی کے خلاف جنگی تیاریاں کر رہے ہیں. نہ جنگی مرکز بنا رہے ہیں. نہ ایٹم کے کارخانے کھول رہے ہیں. اس لئے ہمارے نمائندے کی حق پرستانہ آواز بہت بڑا وزن رکھتی ہے. پوری مجلس اقوام میں صرف ہمارا ہی نمائندہ ہے. جو اپنے رفقائے کار کو اللہ تعالیٰ اور اس کے احکام کی طرف بلا رہا ہے. آج مغرب کے مادیت پرستوں کو اس کی باتیں "واعظانہ" معلوم ہوتی ہیں. اور وعظ سے مغرب بے حد نفور ہے. لیکن حقیقت ہر حال میں حقیقت ہے. زمین و آسمان بدل جائیں. حقیقت کبھی نہ بدلے گی.

اور نیکی اور بدی کی بنیادی اقدار کبھی نہ بدلیں گی. جو لوگ کمیونزم اور روس کو دن رات برا بھلا کہنے میں مصروف رہتے ہیں. وہ خود اپنے گریبان میں منہ ڈال کر کیوں نہیں دیکھتے؟ کیا ان کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہے؟ کیا چوہدری ظفر اللہ خاں کا یہ قول صحیح نہیں ہے. کہ آزادی. اخوت. مساوات. امن و مصالحت کے تمام وہ نعرے جو مجلس اقوام میں لگائے جاتے ہیں. محض زبانی جمع خرچ ہیں. ورنہ قلوب بدستور غلامی. محکومی استحصال. استعمار اور جنگ کے آشیانے بنے ہوئے ہیں. جب تک قول و فعل کا یہ تضاد دور نہ ہوگا. امن عالم کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا. اور اگر چندے یہی حالت رہی. تو دنیا کو یقیناً تیسری جنگ عظیم کا سامنا کرنا ہوگا. جو تہذیب و تمدن کو کاملاً برباد کر کے رکھ دے گی.

امریکہ سے ایک مخلص احمدی کی آمد

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے)

۱۹ر دسمبر ۱۹۵۱ء کی شام کو سید عبد الرحمٰن صاحب جو سید عزیز الرحمٰن صاحب مرحوم کے لڑکے ہیں کلیولینڈ امریکہ سے ربوہ پہنچے. سید عبد الرحمٰن صاحب ۱۹۲۰ء میں امریکہ گئے تھے اور اب بتیس ۳۲ سال کے طویل عرصہ کے بعد واپس آئے ہیں اور اپنے ساتھ اپنے سولہ سالہ بچے لطف الرحمٰن سلمہ کو بھی لائے ہیں جو ان کی امریکن بیوی کے بطن سے امریکہ میں ہی پیدا ہوا تھا. سید عبد الرحمٰن صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور کلام سے مشرف ہو چکے ہیں اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ایک نہایت سرگرم احمدی ہیں انشاء اللہ جنوری کے مہینہ کے اندر اندر واپس چلے جائیں گے مگر ان کا بچہ دینی تعلیم کی غرض سے ربوہ میں ٹھہرے گا دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سید صاحب کے نیک مقاصد کو کامیاب فرمائے اور ان کے بچہ کو حسنات دارین سے نوازے. آمین

سید عبد الرحمٰن صاحب نے اس جلسہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ساری تقریر اپنی امریکن مشین میں جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے من وعن ریکارڈ کی ہے تاکہ واپس جا کر حضور کی تقریر حضور ہی کے الفاظ اور حضور ہی کی آواز میں امریکن دوستوں کو سنا کر ہمیشہ کے لئے اپنے پاس محفوظ کر سکیں.

دوست اپنے اس مخلص بھائی کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

خاکسار مرزا بشیر احمد. ربوہ ۵۱/۱۲/۳۱

معقول کمیشن لیکن قیمت نقد

مطبوعات تحریک جدید جو درج ذیل ہیں حسب ذیل کمیشن پر مکتبہ تحریک جدید سے مل سکتی ہیں. ان کتب کو فروخت کر کے آپ کافی نفع کما سکتے ہیں. کمیشن کی شرح مندرجہ ذیل ہے:.

دس کتب سے زائد پر ۶½ فیصدی ــــ پچیس کتب سے زائد پر دس فیصدی. دس کتب یا زائد پر ۱۶½ فیصدی. کتب مندرجہ ذیل ہیں:.

نمبر	کتاب	قیمت	نمبر	کتاب	قیمت
(۱)	تفسیر کبیر پارہ اول نورکوٹ	۶/۸/۰	(۲)	تفسیر کبیر پارہ عم حصہ سوم	۶/۸/-
(۳)	" " سورہ کہف	۱/۸/۰	(۴)	اسلام اور ملکیت زمین	۲/۸/-
(۵)	نیو ورلڈ آرڈر	۱/-/-			

ناظم مکتبہ تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

ہر ذی استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل روزانہ خود خرید کر پڑھے

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۴ جنوری ۱۹۵۲ء

فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا

کچھ دن ہوئے ہم نے مودودی صاحب کے کتابچہ بنام "مرتد کی سزا اسلامی قانون میں" کا کسی قدر مفصل جائزہ الفضل میں لیا تھا۔ اور آپ کی عالمانہ بددیانتی کی نقاب کشائی کی تھی۔ کہ کس طرح آپ نے ان کثیر آیات کلام اللہ پاک کو جن میں ارتداد کا ذکر ہے تو چھوا تک نہیں۔ اور نہ ان احادیث صحیحہ کی پڑتال کی ہے۔ جن سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے۔ کہ نفس ارتداد کی سزا کوئی دنیاوی عدالت خواہ وہ کتنی ہی اسلامی کیوں نہ ہو نہیں دے سکتی۔ اور قرآن کریم سنت رسول اللہ خلفائے راشدین کے آثار اور ائمہ اسلام کے اقوال اس لادینی خیال کو دھکے دیتے ہیں۔ اب مودودی صاحب اور ان کے ہواداروں کو یہ حوصلہ تو نہیں ہے کہ میدان میں سامنے آکر مقابلہ کریں بزدلوں کی طرح پیچھے سے وار کرنے پر آرہے ہیں۔

چنانچہ کبھو کبھار "کوثر" کے اقامت دینی مسخرہ کی رگ ہزلیات نگاری اچانک پھڑک اٹھتی ہے اور وہ بے چارا دینی مسائل

بازی بازی باریش بابا ہم بازی

کے مصداق سامان مسخرہ و استہزا بناکر نیم ملاؤں کو دانت پھاڑنے کا موقعہ بہم پہونچا دینا ہی غنیمت سمجھتا ہے۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ وہ مودودی صاحب کی اس علمی کم مائیگی اور دیوالیہ پن پر دھاڑیں مار مار کر روتے بمصداق فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا

مگر جن لوگوں کے نزدیک اسلامی اخلاق پھٹکا تک نہ ہو اور احمدیوں کو "تنابز بالالقاب" کے مرتکب ہو کر "قادیانی یا مرزائی" پکارنے پر مصر ہوں۔ ان سے کوئی ایسی امید رکھنا ہی لاحاصل ہے

جہاں تک مسئلہ ارتداد کا تعلق ہے اس دنیا میں ایک دن ایسا آنے والا ہے بلکہ آچکا ہے جب مسلمان ایسے علمائے اسلام کہلانے والوں کی جہالت پر ماتم کیا کریں گے۔ کہ اسلامی تاریخ میں اقامت دین کے نقیب و داعی ہونے کے مدعی ایسے جہل مرکب بھی ہو چکے ہیں۔ جو قرآن کریم۔ احادیث نبوی۔ آثار صحابہ کرامؓ اور اقوال ائمہ اسلام سے نفس ارتداد کی سزا قتل ثابت کرنے کے لئے کتابچے لکھا کرتے تھے۔ اور لادینی حکومتی نظاموں سے مثالیں دے دے کر الرحمٰن الرحیم کے اسلام کو دین شمشیر زنی اور کیش جبر و اکراہ بنانے سے نہیں شرماتے تھے وہ دن جیسا کہ ہم نے کہا ہے آچکا ہے۔ اور سوائے گنتی کے چند لوگوں کے جن کے ذہن بیمار ہیں۔ اور جو زمانہ فیج اعوج کی یادگار ہیں۔ اب کوئی سمجھدار مسلمان نہیں جو اس لادینی عقیدہ کا حامی ہو۔ کیونکہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ اب اس لادینی عقیدہ کو جو کئی صدیوں تک اسلام کے راستہ میں سد سکندری بنا ہوا ہے ہٹا دیا جائے اور بالکل مٹا دیا جائے۔ اور اسلام کے آفتاب عالمتاب کے درخشاں چہرے سے درباری علماء کے پھیلائے ہوئے اندھیرے دور کر دیئے جائیں۔ اب کوئی خونی ملا اللہ تعالیٰ کے بندوں کو تہ تیغ کروانے کے لئے خود مختار حکمرانوں کو اکسا نہیں سکے گا۔ اور نہ خود اقتدار کی گدی پر بیٹھ سکے گا۔ خواہ وہ پنجاب نہیں صوبہ سرحد نہیں افغانستان میں جا جاکر انتخاب لڑے۔

چونکہ ہم نے مودودی صاحب کے کتابچہ مندرجہ بالا کی ایسی مکمل تردید کر دی ہے۔ کہ اب جس کا جواب مودودی صاحب اور ان کے حلقہ بگوشوں سے بن نہیں پڑتا۔ اس لئے انہوں نے اب خلائیں مکہ بازی کو ہی غنیمت سمجھ لیا ہے۔ چنانچہ "کوثر" کا مسخرہ لکھتا ہے:۔

معاصر "الرحمت" میں جس کے ایڈیٹر ثاقب زیروی تھے۔ کسی "قدوسی" کی طرف سے ایک مضمون اس امر کے اثبات میں شائع ہوا کہ اسلام کی رو سے عزل خلفا جائز ہے مرزا محمود فوراً بھانپ گئے۔ کہ اس مضمون کا مطلب یہ ہے کہ مرزا محمود کو معزول کر دینا چاہیئے۔ . . . .

اس مضمون کا شائع ہونا تھا کہ قادیانی خلافت کے تخت میں زلزلہ آگیا۔ اور سومنات کے مندر کے بڑے بت کی طرح اس میں سے ایک لرح دار آواز نکلی۔ یعنی خلیفہ قادیان نے ایک غضب آلود مضمون لکھا۔ جس میں "قدوسی" کو مرتد۔ اور چونکہ ربوہ کے چند "یزدان اخفش" کے علاوہ کسی نے "الرحمت" کے مضمون پر احتجاج نہیں کیا تھا۔ اس لئے ساری قادیانی جماعت کو غفلت اور گناہ کا مرتکب قرار دے دیا گیا۔

خلیفہ قادیانی کے اس مضمون کو الفضل میں تین مرتبہ شائع کرایا گیا۔ اور علی رغم انف تنویر اس میں لکھا گیا کہ مرتد کی سزا قتل ہے۔ یعنی عزل خلفا کے عدم جواز کی دلیل میں مرزا محمود نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کیا کہ چونکہ خارجی حضرت علیؓ کو خلیفہ تسلیم نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے۔ کہ ان کو معزول کر دینا چاہیئے لہذا حضرت علیؓ نے میان سے تلوار نکال لی۔ اور ہزاروں ہزار خارجی قتل کر کے رکھ دیا۔

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص صرف یہ عقیدہ رکھے کہ خلیفہ کو معزول کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کے عزل کا مطالبہ کرے۔ تو اس کی سزا بھی اسلام میں مرزائیت کے نزدیک یہ ہے کہ اسے قتل کر دینا چاہیئے۔ خواہ وہ پورے اسلامی عقائد کا معتقد ہو۔

اللہ اکبر! یا آں خوراخوری یا بایں بانگی یا تو یہ دعوے کہ کوئی شخص خدا کو الوہیت سے اور رسول کو رسالت سے معزول کر دینے کا عقیدہ بھی رکھے۔ اور اسلامی ریاست جن اصولوں پر قائم ہے۔ ان کو پھر ان سے بغاوت کا اعلان بھی کر دے۔ اس کی کوئی سزا نہیں۔ اور یا یہ داعیہ کہ جو شخص خلیفہ کو معزول کرنے کا عقیدہ رکھے۔ اسے تلوار میان سے نکال کر قتل کر دینا چاہیئے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے تصرفات کا کرشمہ ہے۔ کہ قادیانی عقائد کے منہ سے اگلوایا گیا کہ مرتد کی سزا قتل ہے"۔

(سہ روزہ کوثر مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۱ء)

انداز تحریر کی بدمذاقی اور بدتہذیبی کو نظر انداز کر دیجئے۔ اس بات کو بھی جانے دیجئے کہ سوفسطائی استدلال کو لفظوں کی مینا کاری سے کس طرح سہارا دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ صرف اس بات کو لے لیجئے کہ کیا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ سے مرتد کی سزا قتل ثابت ہوتی ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

"سنی اور خارجی کے جھگڑے کی بنیاد ہی یہی ہے۔ اگر خلیفۂ اسلام معزول ہو سکتا تھا تو یقیناً حضرت علیؓ مجرم ہیں۔ کیونکہ ان کی اپنی جماعت کے ایک بڑے حصہ نے کہہ دیا تھا کہ آپ کو خلافت سے معزول سمجھتے ہیں۔ لیکن بجائے اس کے کہ "قدوسی" کی روح کو خوش کرنے کے لئے حضرت علیؓ خلافت چھوڑ دیتے۔ انہوں نے تلوار میان سے نکال لی۔ اور ہزاروں ہزار خارجی کو قتل کر کے رکھ دیا۔ اگر خلیفہ معزول ہو سکتا ہے۔ تو ان لوگوں کا قصور کیا تھا۔ وہ تو وہی بات کرتے تھے جس کا قرآن نے انہیں حق دیا تھا۔ جب ایک مسلمان کا قتل بھی دوزخی بنا دیتا ہے تو کیا سمجھیں گے قدوسی صاحب حضرت علیؓ کے متعلق جنہوں نے ہزاروں ہزار مسلمان کو اس مسئلہ پر قتل کر کے رکھ دیا"۔

(الفضل ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۱ء)

کیا دنیا میں کوئی ایسا انسان ہے۔ جس کے سر میں مغز اور مغز میں ذرا سی عقل ہو۔ اور وہ ان الفاظ سے یہ نتیجہ نکالے۔ کہ نفس ارتداد کی سزا قتل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں کہ

"حضرت علیؓ نے ہزاروں ہزار مسلمان کو قتل کر کے رکھ دیا"۔

اور کوثر کے یہ مسخرہ صاحب ناچنے لگے ہیں کہ

اہا جی مرتد کی سزا قتل ثابت ہو گئی۔

کیا "مسلمان" کے معنے "مرتد" ہوتے ہیں؟ ؎

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی
پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی

یاد آگیا ایک دفعہ ایک سکھ لیکچرار تقریر فرما رہے تھے کہ آریہ مہاشوں کا بھی عجیب حال ہے۔ آج اگر امریکہ سے خبر آئے کہ مسور کی دال اور حلوہ کھائیں تو پیٹ میں جاکر لوہا بن جاتا ہے۔ تو یہ مہاشے ناچنے لگتے ہیں کہ ہمارے وید میں تو یہ پہلے ہی لکھا ہے ادھر یہ مودودی صاحب کے مسخرہ ہیں۔ کہ اس سکھ دوان جتنا بھی مزاح کا مذاق نہیں رکھتے۔ اور تحریک اقامت دین کے نقیب اور داعی بننے کے مدعی ہیں سبحان اللہ

اگر ایک قانوناً مقررشدہ بادشاہ کی رعایا کا ایک حصہ اس کے خلاف علم بغاوت بلند کر دے اور وہ بادشاہ High Treason "غدر کبیر" کے جرم میں ایسے لوگوں کو قتل کروا دے تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ اسلام کو ترک کرنے کی سزا بھی قتل ہے۔ آپ کو ویسا ہی مضحکہ خیز معلوم نہیں ہوتا۔ جیسا کہ آریہ مہاشوں کا رقص مضحکہ خیز نظر آتا ہے۔ حضرت علی کے خارجیوں کو قتل کرنے سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ قتل کی سزا صرف انہی کو ملتی ہے۔ جو حکومت کے خلاف بغاوت کرتے ہیں خواہ وہ مسلمان ہوں خواہ کافر اور خواہ مرتد۔ سوال حضرت علیؓ کی خلافت کا تھا نہ کہ اسلام کا۔ ایک شخص کی خلافت اور چیز ہے اور اسلام اور چیز ایک شخص جو حکومت کا باغی ہو جاتا ہے۔ حکومت اسکو جو چاہے قانون کے مطابق سزا دے سکتی ہے۔ کیونکہ وہ اس کا باغی ہوتا ہے۔ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کو ترک کرتا ہے وہ اگر باغی ہوتا بھی ہے۔ تو صرف اللہ تعالیٰ کا باغی ہوتا ہے۔ اس کو سزا بھی اللہ تعالیٰ ہی

(باقی دیکھیں صٓ کالم ۱)

ایک فلم میں مسلمانوں کی دلآزاری کے خلاف امام مسجد احمدیہ لنڈن کا کامیاب احتجاج

قابل اعتراض فقرات حذف کر دیئے گئے

(از مکرم نائب وکیل التبشیر صاحب ربوہ)

گذشتہ ماہ نومبر میں لنڈن کے سینما گھروں میں ایک انگریزی فلم A Lady with a Lamp دکھائی گئی تھی۔ اس تصویر میں ایک سین دکھایا گیا ہے۔ جس میں کہ فلورنس نائٹ انگیل کریمیا سے واپسی پر اپنے باپ سے اپنی شادی کے متعلق بعض الفاظ کہتی ہے۔ جن سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اقدس کی بے حرمتی ہوتی ہے۔

لنڈن میں جماعت احمدیہ کے انچارج مبلغ چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن نے مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے اس سلسلے میں جو خط وکتابت فلم بنانے والوں سے کی۔ اس کا مفہوم درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

محترم امام صاحب مسجد لنڈن نے فلم سنسر بورڈ کے پریذیڈنٹ کو خط لکھا۔ کہ A Lady with a Lamp میں فلورنس نائٹ انگیل کے الفاظ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک اہانت آمیز تہمت ہے۔ اگر ان الفاظ کا استعمال نہ کیا جاتا۔ تو فلم میں کوئی نقص نہ رہ جاتا۔ یہ ایک انتہائی افسوسناک حرکت ہے۔ جو مسلمانوں کے جذبات کو سخت صدمہ پہنچانے والی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ ان الفاظ کو فلم میں سے کاٹ کر مسلمانوں کی طرف سے شکریے کے مستحق ہوں گے۔

چودھری صاحب کے اس خط کے جواب میں سنسر بورڈ کے پریذیڈنٹ نے معذرت کی۔ کہ یہ الفاظ فلم بنانے والوں کی لاعلمی کی بنا پر استعمال ہو گئے ہیں۔ اور اگر وہ جانتے کہ یہ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے والے ہوں گے۔ تو وہ کبھی ان کو استعمال کرنے کے مرتکب نہ ہوتے۔ ساتھ ہی پریذیڈنٹ نے اس خط وکتابت کی نقل چودھری صاحب کو بھیج دی۔ جو ان کے اور فلم ڈائرکٹر کے درمیان ہوئی۔ اس خط میں فلم ڈائریکٹر نے چودھری صاحب سے معافی مانگی ہے۔ کہ یہ الفاظ لاعلمی کی بنا پر استعمال ہو گئے ہیں)۔ اور یہ کہ وہ ان کے تکلیف دہ مفہوم کو نہیں سمجھتے تھے۔ ڈائریکٹر نے یہ بھی بتایا۔ کہ چونکہ اب فلم کی اکثر کاپیاں سارے ملک میں پھیل چکی ہیں۔ اسی لئے ان سے اب یہ الفاظ کاٹنا انتہائی مشکل ہے۔ ہاں آئندہ کے لئے ہدایات دے دی گئی ہیں۔ کہ نئی کاپیوں میں سے یہ الفاظ کاٹ دیئے جائیں۔

ڈائریکٹر کے اس خط کے جواب میں چودھری صاحب نے ڈائرکٹر کو فلم سنسر بورڈ کی معرفت ایک اور خط لکھا۔ کہ ان کو فلم بنانے والوں کی دیانتداری میں کوئی شبہ نہیں۔ لیکن حیران کن بات یہ ہے۔ کہ فلمیں عام طور پر برطانیہ یا امریکہ میں بنتی ہیں۔ ان ممالک میں مسلمانوں کی تعداد نہایت قلیل ہے۔ اور ان ممالک کے اصلی باشندے مسلمانوں کے رسم ورواج کو نہیں جانتے تو پھر ان کو کیا ضرورت ہے۔ کہ وہ دوسرے ممالک کے قصے کہانیوں کو اپنائیں۔ ان کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ اپنے ماحول اور رسم ورواج کے مطابق الفاظ استعمال کرتے۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔

محترم چودھری صاحب نے مثال دے کر واضح کیا۔ کہ اگر فلم میں کہیں بادشاہ سلامت کے متعلق کوئی نازیبا الفاظ استعمال ہو جاتے۔ تو ہم دیکھتے۔ کہ ان الفاظ کو مٹانا کیسے ناممکن ہوتا۔ یقیناً وہ ساری کی ساری فلم ہی ضائع کر دی جاتی۔ اس فلم کے قابل اعتراض حصے کو نہ کاٹنے کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ ہزاروں لوگ فلم دیکھنے کے بعد ایک غلط تاثر لے کر اٹھیں گے۔ یہ بات باہمی تعلقات کو استوار کرنے کا موجب نہیں ہو سکتی۔ بلکہ موجودہ وقت میں جبکہ مغرب کے خلاف مسلمانوں کے دلوں میں نفرت کے جذبات پیدا ہو چکے ہوئے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ جذبات بھڑک اٹھیں۔ جن کو بعد میں قابو میں لانا انتہائی مشکل اور ناممکن ہوگا۔ محترم امام صاحب نے امید ظاہر کی کہ متعلقہ اصحاب جلد از جلد اس کے متعلق کوئی عملی قدم اٹھائیں گے۔

چودھری صاحب کے اس خط کے جواب میں فلم ڈائرکٹر کا خط آیا۔ کہ وہ انتہائی افسوس کے ساتھ چودھری صاحب سے معافی مانگتا ہے۔ اور اطلاع دیتا ہے۔ کہ تمام فلمیں جو ملک میں چل رہی ہیں۔ ان میں سے ان الفاظ کو حذف کرنے کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ اور کثیر تعداد میں موجودہ کاپیوں کو بدلا جا رہا ہے۔ اور دوسری جگہوں پر اور آئرلینڈ میں بھی احکامات بھیج دیئے گئے ہیں۔ تاکہ فوراً الفاظ کاٹ دیئے جائیں۔

بعد ازاں اخباروں میں خبر شائع ہو چکی ہے۔ کہ A lady with a lamp میں سے توہین آمیز الفاظ کاٹ دیئے گئے ہیں۔

درخواست دعا

مورخہ ۲۳؍دسمبر کو محترمہ مریم جان صاحبہ دختر سید اسلام خاں صاحب کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ریاض ربوہ سے یکم دسمبر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا تھا۔ احباب اس رشتہ کے مبارک ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ

مسلمان کا غلبہ قرآن ہی پر منحصر ہے

(از مکرم ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب مقیم بورنیو)

کلام الٰہی بھی عجیب چیز ہے۔ قرآن کریم میں محض ترتیب الفاظ بھی اپنے اندر وسیع معانی رکھتی ہے۔ دنیائے حاضرہ جس فلسفہ کو ابھی تک سمجھ نہیں سکی۔ وہ کلام الٰہی کے اس چھوٹے فقرہ کی ترتیب الفاظ میں مستور ہے۔ "الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت" ایمان اور خیال کی درستی کو عمل پر تقدم حاصل ہے۔ آج کی دنیا ایسے کام تو کرنا چاہتی ہے۔ جو صلاحیت اور امن اور آشتی پیدا کر سکیں۔ مگر اس نکتہ کو نہیں سمجھی۔ کہ ایسا صحیح عمل جس کے نتیجہ میں جنت اور امن والا پھل پیدا ہو۔ ایمانِ صحیح اور خیالِ درست کے بغیر پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا قرآن کریم میں ہر جگہ عمل صالح سے قبل ایمان کا ذکر ہے۔

دنیائے حاضرہ امن کا پھل تو دیکھنا چاہتی ہے اور اس کے لئے بہتیری نہریں جاری کرتی ہے۔ تا یہ زمین سیراب ہو کر وہ پھل پیدا کرے۔ مگر زمین میں وہ اول کوئی بیج نہیں ڈال رہی ہے۔ ایمانِ صالح اور خیال درست ہی وہ بیج ہے۔ جو اول دلوں کی زمین میں بویا جائے۔ اور پھر اعمال صالح کی نہر سے وہ زمین سیراب کی جائے تو تب پھل پیدا ہو سکتا ہے۔ اس سے قبل نہیں اور ہرگز نہیں۔

اور افسوس صد افسوس کہ پاکستانی مسلم بھی ابھی مغربیت کی تقلید میں بغیر قرآنی بیج کے ہی مستقل ترقی کی جنت کو دیکھنا چاہتا ہے۔ شعروں کے شغل میں وہ مندرجہ ذیل مصرعہ تو جھوم جھوم کر پڑھتا ہے۔ کہ ع

"وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں"

مگر ان اشاروں کی طرف ابھی اسکی توجہ نہیں پھری ہے۔ وہ کسی حد تک قومی بیداری تو رکھتا ہے۔ مگر اسلامی روح ابھی اس کے اندر پیدا نہیں ہوئی۔ اور وہ قرآن پڑھتا بھی ہے۔ تو اس کے لفظوں کی تہ میں جو راز اور حکمتیں مضمر ہیں۔ ان سے مطلقاً غافل ہے۔

اور وہ ابھی تک اس چھوٹے سے نکتہ سے بھی غافل ہے۔ کہ سیاسی بیداری سے تو کسی حد تک محض اپنے ملک اور قوم کی خدمت کر رہا ہوگا۔ مگر اسلامی بیداری اور قرآنی معیار کے مطابق ایمان عقائد اور خیالات اور فلسفۂ اخلاق کی درستی سے ہی سے ساری دنیا پر فتح ہو سکتی ہے۔ مغربی لوگوں کی طرح وہ درخت کے پتوں کی تزئین کی طرف تو متوجہ ہے۔ مگر جڑ کی مضبوطی کی طرف ابھی خیال نہیں۔ یہی درستیٔ ایمان اور درستیٔ خیال سے بے توجہی ہی اس شنیع واقعہ کا موجب ہوئی۔ جس سے ہمارا محبوب رہنما ہم سے چھین لیا گیا۔ یعنی قائد ملت خان لیاقت۔ قرآنی تعلیم اور فلسفۂ اخلاق کی تفصیلات کے مطابق اگر قوم کے افراد کے خیالات کی متواتر تربیت کی جائے۔ جبھی جا کر ایسے شنیع واقعات رک سکتے ہیں۔ اس کے بغیر نہیں۔

کاش کہ پاکستانی مسلم جسے آج خدا تعالےٰ دنیائے اسلام (اور پھر تمام دنیا) کا رہنما بنانا چاہتا ہے۔ اب بھی بیدار ہو اور جانے کہ مسلم کی حیات اور غلبۂ دائمی کا راز قوم کے خیالات اور عقائد کی درستی میں مضمر ہے۔ تم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا ایمان پہلے حاصل کرو۔ پھر دیکھو کہ اسلام دنیا کے چاروں کناروں میں غالب ہوتا ہے یا نہیں۔ کاش کہ دیگر تمام نعروں پر محمدؐ زندہ باد کا نعرہ بلند و بالا رہے۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وآل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

تھل کی زمین کے متلاشی احباب کی خدمت میں

جو احباب تھل میں زمین کے حصول کے متمنی ہیں ان کی اطلاع اور سہولت کیلئے یہ امر واضح کر دینا ضروری ہے تاکہ وہ غیر ضروری خط وکتابت اور سفر اور خرچ سے بچ سکیں وہ امر قابل ذکر یہ ہے کہ :۔

اس وقت تھل بر ضلع سرگودھا اور اس کے ملحقہ علاقہ میں کوئی الاٹمنٹ نہیں ہو رہی۔ یہ علاقہ سب کا سب تقریباً تقسیم ہو چکا ہے البتہ کسی کسی جگہ دو دو چار چار خاندانوں کی جگہ خالی ہوں تو اس کے لئے خاص کوشش اور APPROACH کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے جن لوگوں کو ایسے ذرائع مہیا ہوں وہ انفرادی طور پر کوشش کر سکتے ہیں اجتماعی طور پر یا چند خاندانوں پر مشتمل قافلہ کیلئے اب صرف تھل ۲ یعنی بھکر۔ مظفر گڑھ وغیرہ علاقہ میں جگہ ہے جس کے متعلق ہر ضلع کے ڈی۔ سی کی معرفت کارروائی ہونی چاہیئے۔ از خود یہاں آنا۔ وقت اور روپیہ ضائع کرنے کے مترادف ہوگا۔ لہٰذا احباب مطلع رہیں۔ مزید معلومات کاروباری سلسلہ میں یا منڈی قائد آباد۔ جوہر آباد کے سلسلہ میں کسی کو حاصل کرنا مقصود ہوں تو [illegible] چودھری عبدالواحد صاحب سابق امیر جماعتہائے احمدیہ کشمیر وایڈیٹر اخبار اصلاح سرینگر یا خاکسار سے معلوم کر لیا جائے۔

خاکسار ڈاکٹر فیاض حسین شاہ امیر جماعت احمدیہ گنجیال۔ ضلع سرگودھا

انتظاماتِ جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء پر ایک طائرانہ نظر!

(۲)

(مرتبہ شیخ محمد احمد پانی پتی)

لنگر خانے

امسال دو لنگر خانے کام کر رہے تھے - ایک لنگر خانہ اندرون جس سے محلہ الف - محلہ ج - کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید و زنانہ بیرکس میں ٹھہرے ہوئے مہمان کھانا حاصل کرتے تھے - دوسرا لنگر خانہ بیرون جس سے محلہ ب و محلہ د اور مردانہ بیرکس میں ٹھہرے ہوئے مہمان کھانا حاصل کرتے تھے - لنگر خانہ اندرون میں چالیس تنور کام کر رہے تھے اور لنگر خانہ بیرون میں ۷۰ -

اس سال جلسے پر تشریف لانے والے مہمانوں کا جو اندازہ تعداد کھانے کی پرچیوں کے حساب سے لگایا گیا ہے اس کے مطابق مہمانوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۳۰۴۹۲ تھی - اس کے مقابل پچھلے سال کھانا حاصل کرنے والوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۲۲۲۰۵ تھی - یہ امر قابل ذکر ہے کہ قیام پاکستان کے بعد امسال مہمانان کرام کی تعداد پچھلے سب سالوں سے زیادہ تھی فالحمد للہ علیٰ ذالک - لیکن واضح رہے کہ یہ تعداد کسی صورت میں بھی مکمل پیش نہیں کی جا سکتی کیونکہ ربوہ میں رہنے والے بیشتر احباب اور کئی اور مہمان گھروں میں ہی کھانا کھاتے تھے اور کئی اصحاب چنیوٹ - احمد نگر اور لالیاں سے ہر روز صبح آکر موقع پر تشریف لاتے -

بیرکس

مہمانان کرام کیلئے اس سال پینتالیس بیرکیں بنی ہوئی تھیں - ہر بیرک پر اس کا نمبر اور اس میں ٹھہرنے والی جماعت کا نام روشن اور نمایاں حروف میں لکھا ہوا تھا -

بیرکوں کے علاوہ ایک سو دس خیمے اور چھولداریاں بھی مہمانوں کیلئے مخصوص تھیں - بیرکوں اور خیموں کے علاوہ ایک کثیر حصہ مقامی احباب کے مکانوں اور کوارٹروں میں بھی ٹھہرا ہوا تھا

مہمانان کرام کو سہولت سے ان کی قیام گاہوں تک پہنچانے کے لئے ایک دفتر قائم کیا گیا تھا - جہاں سے دریافت کرنے پر اس دفتر کے معاونین فوراً مہمانوں کو ان کی جائے قیام کا پتہ دیتے تھے -

انتظام صفائی

صفائی کی نگہداشت کیلئے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا عملہ متعین تھا - جلسہ گاہ اور بیرکس اور پاخانوں میں صفائی کیلئے چالیس خاکروب لگائے گئے تھے - ٹٹیوں کو بور کرایا گیا تھا -

انتظام آب رسانی

فرودگاہوں میں بڑی بڑی ٹینکیاں رکھی گئی تھیں - جن میں دونوں وقت ٹینکر پانی پہنچاتا تھا - اس کے علاوہ ساٹھ سقے بھی اسی کام کے لئے متعین تھے - ایک ٹرک پر ٹنکی لگا کر چھڑکاؤ بھی کیا جاتا تھا - پانی بذریعہ ٹیوب ویل حاصل کیا جاتا تھا

انتظام روشنی

فرودگاہوں - دفاتر - پبلک راستوں - مساجد لنگر خانوں - حلقہ مستورات - قصر خلافت اور جلسہ گاہ میں روشنی کے لئے ۴۹ گیس مخصوص کئے گئے تھے - ان کے علاوہ سینکڑوں لیمپ اور ہری کین بھی تقسیم کی گئی تھیں -

انتظام اجرائے پرچی خوراک

ہر لنگر خانے کے لئے ایک دفتر اجرائے پرچی خوراک تھا - پرچی کی تقسیم اس طرح ہوتی تھی کہ جن احباب کے گھروں میں مہمان ٹھہرے ہوئے تھے وہ پہلے اپنے مہمانوں کی تصدیق اپنے محلہ میں مقررکردہ مصدقین سے کراتے تھے اور پھر اس تصدیق کو دفتر اجرائے پرچی خوراک میں دکھا کر پرچی حاصل کر لیتے تھے بیرکس میں جو مہمان ٹھہرے ہوئے تھے ان کیلئے پرچی مہمان نواز کی نگرانی میں ماتیر حاصل کرتے تھے -

انتظام استقبال و مشایعت

مہمانوں کو موٹروں کے اڈہ اور ریلوے اسٹیشن پر عام سہولتیں پہنچانے اور مزدوروں کی نگرانی کا ادارہ ناظم استقبال و مشایعت کے سپرد تھا - یہ امر باعث اطمینان ہے کہ حکام ریلوے نے موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے کافی اسپیشلیں اور ڈیزل کاریں چلائی تھیں - جس کی وجہ سے مہمانوں کو بہت آرام پہنچا فجزاھم اللہ احسن الجزاء

انتظام مستورات

مردوں کی طرح مستورات کی مہمان نوازی کیلئے ناظر جلسہ سالانہ کی نگرانی میں مختلف شعبہ جات قائم تھے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے (۱) نظامت (۲) نسپکشن (۳) نگران شعبہ جات (۴) نگران وارڈز (۵) نگران دفتر لجنہ اماءاللہ (۶) انتظام سٹور (۷) انتظام روشنی (۸) انتظام حفاظت داخلگی (۹) طبی امداد (۱۰) انتظام کارکنات (۱۱) انتظام مہمانان خاص (۱۲) انتظام وعظ (۱۳) انتظام حاملہ مستورات (۱۴) منتظمہ مکانات (۱۵) استقبال (۱۶) انتظام ملاقات (۱۷) تقسیم روٹی (۱۸) تقسیم سالن (۱۹) انتظام آب رسانی (۲۰) انتظام روشنی (۲۱) انتظام صفائی -

مستورات کا کھانا اکٹھا اندرون لنگر خانہ سے آجاتا تھا اور پھر ان کی اپنی نگرانی میں تقسیم ہوتا تھا -

ایام جلسہ سالانہ میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی مصروفیات

باوجودیکہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ سے پہلے بہت سخت بیمار تھے (م) لیکن پھر بھی حضور نے بیماری کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے تمام تر اوقات کو جلسہ سالانہ کے کاموں کے لئے وقف فرما دیا - حضور تمام انتظامات جلسہ کی ذاتی نگرانی فرمانے کے علاوہ اپنے اوقات کا بہت بڑا حصہ ملاقاتوں اور تقاریر میں صرف فرماتے تھے حضور کی عام مصروفیات کا مختصر سا خاکہ حسب ذیل ہے

۲۶ دسمبر کی صبح کو آدھ گھنٹہ ملاقات فرمائی اس کے بعد جلسہ گاہ میں تشریف لاکر افتتاحی تقریر فرمائی - دوپہر کو نماز ظہر و عصر بھی خود پڑھائیں - شب کو اڑھائی گھنٹے تک جماعتوں سے ملاقات فرمائی

۲۷ دسمبر کی صبح کو جماعتوں سے ایک گھنٹہ تک ملاقات فرمائی - دوپہر کو نمازیں پڑھانے کے بعد مختلف امور پر ساڑھے تین گھنٹے تک تقریر فرمائی - اس کے بعد رات کو تین گھنٹے تک ملاقاتیں فرمائیں -

۲۸ دسمبر کی صبح کو ایک گھنٹہ تک ملاقاتیں فرمائیں - دوپہر کو نماز پڑھانے کے بعد "سیر روحانی" کے موضوع پر چار گھنٹے تک تقریر فرمائی رات کو تین گھنٹے تک ملاقاتیں فرمائیں -

۲۹ دسمبر کی صبح کو تین گھنٹے تک ملاقاتیں فرمائیں - خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم بھی حضور کے نمونہ کو اپنائیں اور اپنے اوقات کو خدا تعالیٰ کے دین کیلئے صرف کریں - آمین

حضرت ملک برکت علی صاحب رضی اللہ عنہ

از مکرم محمد رمضان صاحب سیکرٹری انصار اللہ جماعت احمدیہ گجرات

مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۵۱ء بروز جمعۃ المبارک ساڑھے بارہ بجے شب حضرت ملک برکت علی صاحب پچاسی سال کی عمر میں وفات پاکر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون - ملک صاحب مرحوم و مغفور ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کے والد ماجد تھے - آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے آپ کا سال بیعت مارچ ۱۸۹۷ء تھا - آپ نے محکمہ نہر میں ملازمت کر کے ۱۹۲۷ء میں پنشن حاصل کی - عرصہ دراز تک جماعت احمدیہ گجرات کے جنرل سیکرٹری رہے اور پھر امیر رہے - دوران ملازمت اور بعد میں بھی تبلیغ دین کو اپنی غذا بنائے رکھا - آپ کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو سلسلہ میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی - تہجد گذار اور متقی بزرگ تھے - اولوالعزمی اور راست گوئی آپ کا طرۂ امتیاز تھا - بہت دعائیں کرنے والے مستجاب الدعوات صاحب کشوف و رویا بزرگ تھے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کے ساتھ عشق تھا - سلسلے کیلئے غیرت رکھنے والے انسان تھے - دینی اور دنیوی لحاظ سے کامیاب اور کامران زندگی گذاری - وفات تک تبلیغ کا کام سرانجام دیتے رہے - باوجود پیرانہ سالی کے جوان ہمت اور جوان دل تھے - اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت کو قبول کیا اور آپ کے ذریعہ سے آپ کے خاندان اور متعلقین کا اکثر حصہ احمدیت میں داخل ہوا - آپ صاحب اولاد بزرگ تھے - ایک بہت بڑا کنبہ اپنے پیچھے چھوڑا ہے - آپ کی زندگی میں چھ لڑکے اور تین لڑکیاں فوت ہوئیں - جن میں سے ایک لڑکا فضل الرحمٰن عین عالم جوانی میں میٹرک پاس کر کے ۱۹۳۳ء میں فوت ہوا - مگر آپ نے ان تمام بچوں کی وفات کے صدمے کو انتہائی صبر و استقلال سے برداشت کیا - آپ کے چار لڑکے اور تین لڑکیاں زندہ ہیں - اور آپ کے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی تعداد میں ہیں - راجہ علی محمد صاحب ریٹائرڈ افسر مال کے آپ خسر تھے - آپ کی وفات اچانک ہوئی

آپ ۲۰ دسمبر جمعرات کو کھانے اور نماز عشاء سے فارغ ہو کر ۸½ بجے کے قریب اپنے مکان کی پختہ سیڑھیوں پر چڑھ رہے تھے کہ پانچویں سیڑھی پر سے اچانک نیچے گر کر بیہوش ہو گئے اور چار گھنٹہ کے بعد اسی غشی کی حالت میں ساڑھے بارہ بجے شب داعی اجل کو لبیک کہا -

نماز جنازہ بعد از نماز جمعہ آپ کے فرزند اکبر ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم نے پڑھائی - جنازہ میں احمدی اور غیر احمدی احباب بکثرت شریک ہوئے آپ موصی تھے - آپ کو گجرات میں امانتاً دفن کیا گیا - آپ کی وفات سے جماعت کا ایک نہایت قیمتی وجود اور جلیل القدر صحابی ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا - انا للہ وانا الیہ راجعون

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اگلے روز ربوہ میں بعد نماز جمعہ جنازہ غائب پڑھایا اور خطبہ جمعہ میں ملک صاحب مرحوم و مغفور کا ذکر خیر فرمایا - احباب سے درخواست ہے کہ ملک صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں *

دعائے نعم البدل

میرا لڑکا عزیزم محمد اشرف مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۵۱ء بروز اتوار بقضائے الٰہی وفات پا گیا - احباب دعائے نعم البدل اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں -

خاکسار محمد طفیل ولد چوہدری دریام الدین رفیق دنگئی حال تقسیم چک ۲۷ کریانوالہ ضلع گجرات

جماعت احمدیہ نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے

مختلف طبقوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کی خدمت اسلام کا اعتراف

(از محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ)

تقریباً ۶۰ سال کا عرصہ ہوا۔ ایک شخص قادیان کی سرزمین سے بے سروسامانی کی حالت میں اٹھا۔ اور اعلان کر کے اس نے دنیا کو محوِ حیرت کر دیا کہ میں اس زمانہ کا مسیح موعود ہوں۔ اسلام کا غلبہ اور کامیابی اب میرے دامن سے وابستہ ہے۔ اس اعلان کو سن کر چاروں طرف سے شور برپا ہو گیا۔ مسلمانوں نے اسے کافر کہا۔ اور آریہ۔ عیسائی اس کے سخت دشمن ہو گئے۔ ہر قسم کی ایذا رسانی۔ فتویٰ بازی۔ مقدمات اور ہلاکت و تباہی کی تدبیر سے اس کی آواز کو دبانے کی کوشش کی۔ چونکہ اس ہستی کے پیچھے ایک زبردست طاقت تھی۔ اس لئے وہ ایک کامیاب جرنیل کی طرح دشمنوں کے تیروں اور بھالوں کے سامنے سینہ سپر ہوا۔ شیطانی طاقتوں سے اس نے ایک کامیاب جنگ کی۔ جس کے نتیجہ میں اسے شاندار فتح ہوئی۔

حضور علیہ السلام کے اس فرمودہ کی تصدیق حاسد سلسلہ مولوی ظفر علی ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ۔

"اس درخت کی ایک شاخ چین میں اور دوسری جاپان۔ اور تیسری انگلستان میں نکل آتی ہے (زمیندار ۶ اکتوبر ۱۹۳۱ء)

حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مخالفوں کی اشد مخالفت کے باوجود ایک پاکیزہ جماعت عطا فرمائی جو اپنی قربانیوں میں ضرب المثل ہے۔ اور اس نے دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت اس کامیابی کے ساتھ کی جماعت احمدیہ نے اسلام کی تبلیغ میں جو عظیم الشان خدمت سرانجام کی۔ اسے دوست و دشمن سب تسلیم کرتے ہیں۔ بطور مثال چند آراء ملاحظہ ہوں۔ کہ اپنے اور بیگانے اس کی زندگی اور قوت عملیہ کے معترف ہیں۔ اور یہ حضرت مسیح پاک کی صداقت کا ایک بین ثبوت ہے۔

مصر سے شائع ہونے والا اخبار الفتح لکھتا ہے۔

"میں نے خود دیکھا۔ تو قادیانیوں کی تحریک حیرت انگیز پائی۔ انہوں نے بذریعہ تقریر و تحریر مختلف زبانوں میں اپنی آواز بلند کی۔ اور مشرق و مغرب کے مختلف ممالک و اقوام میں بصرف کثیر اپنے دعویٰ کو تقویت پہنچائی۔ ان لوگوں نے اپنی انجمنیں منظم کر کے زبردست حملہ کیا ہے۔ یہاں تک کہ ان کا معاملہ بہت بڑھ گیا ہے۔ اور ایشیا۔ یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ میں ان کے ایسے تبلیغی مراکز قائم ہو گئے ہیں جو علم و عمل کے لحاظ سے تو عیسائیوں کی انجمنوں کے برابر ہیں۔ لیکن تاثرات اور کامیابی میں عیسائی پادریوں کو کوئی نسبت نہیں۔ قادیانی لوگ بہت بڑھ چڑھ کر کامیاب ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس اسلام کی صداقتیں اور پُرحکمت باتیں ہیں۔ جو شخص بھی ان لوگوں کے کارناموں کو دیکھے گا۔ اور واقعات کا پورا پورا اندازہ کرے گا۔ وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے۔"

(ترجمہ عربی عبارت اخبار الفتح ۳۱۵ مؤرخہ ۲۰ جمادی الثانیہ ۱۳۵۱ھ ہجری)

> جو شخص بھی ان لوگوں کے کارناموں کو دیکھے گا۔ اور واقعات کا پورا پورا اندازہ کرے گا۔ وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے۔ جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے۔ (اخبار الفتح مصر)

احراری اخبار لکھتا ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کے جانشین مرزا محمود احمد صاحب نے اپنے سالانہ جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے جن اہم امور پر روشنی ڈالی اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ قرآن کریم کے مختلف سات زبانوں کے جو ترجمے ہو رہے تھے۔ وہ بھی پایہ تکمیل کو پہنچ گئے ہیں۔ تراجم کے سلسلے میں قادیانی مرکز کو دو لاکھ چالیس ہزار روپے وصول ہوئے۔ جس میں سے تراجم پر ۳۵ ہزار روپے صرف ہوئے۔ باقی دو لاکھ پانچ ہزار بحفاظت جمع ہیں۔ مرزا صاحب نے اپنے تبلیغی مشنوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انگلستان میں سات مبلغ کام کر رہے ہیں۔ اسپین میں دو مبلغ فرضِ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ فرانس۔ اٹلی۔ سوئٹزرلینڈ۔ شمالی اور جنوبی امریکہ۔ افریقہ۔ مصر۔ فلسطین۔ عراق۔ ایران معہ از مشرق الہند وغیرہ میں دو چار مبلغ متعین ہیں۔ سن رہے ہیں۔ ہمارے علماء کرام اور نیا تقدس مناظروں اور مشاجرات کی کتابوں کو دیکھیے۔ یا عملی کارگزاریوں کو ملاحظہ فرمائیے کہ صرف مناظروں سے کام نکل جائے مگر ان کا حریف اتنی دور نکل گیا ہے۔ کہ تعاقب کے لئے بہت ہمت چاہیئے۔ (اخبار زمزم ۱۹ جنوری ۱۹۴۶ء)

آج خدا کے فضل سے عیسائیت کا جھنڈا احمدیت کے سامنے سرنگوں ہو چکا ہے۔ چند شہادتیں پیش کی جاتی ہیں۔ لکھا ہے کہ:-

(۱) "جماعت احمدیہ کے اصول بڑے اخلاقی ہیں۔ اور یہ زیادہ معقول طبقہ کی طرف اپنی توجہ رکھتی ہے۔ اس کے معتقدین مسیحی اصول سے تحریری اور تقریری مقابلہ میں ذرا بھی مرعوب نہیں ہوتے"

(دو بدر اسلام صفحہ ۲۸۴)

(۲) "احمدیہ فرقہ کی تاریخ اس سے بہت مختلف ہے۔ جو پنجاب میں پیدا ہوا۔ اور ایک حد تک ہندوستانی عیسائی پادریوں کی کارروائیوں کا ردِ عمل ہے۔ اسلام میں ایک ہی فرقہ ہونے کے لحاظ سے جس نے اسلام کو انگلستان میں پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ یہ خاص طور پر دلچسپ ہے" (ہائٹ دی کراس صفحہ ۹۹)

(۳) "یورپ میں عیسائیوں کی نازک حالت احمدیوں کو بہت سا ایسا سامان مہیا کر دیتی ہے۔ جس سے وہ اس مذہب پر نکتہ چینی کر سکیں۔ اور اپنے مذہب کی برتری ثابت کر سکیں۔ یہ عیسائیت کے خلاف اس قسم کی جارحانہ کارروائی کرتے ہیں جیسے عیسائیت کی طرف سے ہوتی رہی ہے۔ (مسلم ورلڈ جلد ۲۱ صفحہ ۱۷۵)

(۴) "جماعت احمدیہ نے خصوصیت کے ساتھ آریہ خیالات پر بہت بڑی ضرب لگائی ہے اور جماعت احمدیہ جس ایثار اور درد سے تبلیغ اور اشاعت اسلام کی کوشش کرتی ہے وہ اس زمانہ میں دوسری جماعتوں میں نظر نہیں آتی" (اخبار مشرق ۵ مارچ ۱۹۲۳ء)

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے دہلی کا ایک بہت بڑا اخبار نویس جو فاضل ہونے کے علاوہ ادیب اور انشاء پرداز بھی ہے لکھتا ہے۔

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں۔ وہ واقعی تعریف کے مستحق ہیں۔ اس نے مناظرے کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی۔ کہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔ جو بے نظیر کتابیں آریوں اور عیسائیوں کے رد میں لکھی گئی ہیں۔ اور جیسے دندان شکن جواب مخالفین اسلام کو دیے گئے ہیں۔ آج تک معقولیت سے ان کا جواب الجواب ہم نے نہیں دیکھا۔"

(اخبار وکیل امرتسر و کرزن گزٹ یکم جون ۱۹۰۸ء مرزا حیرت)

اب ذرا اس جماعت کی کیفیت بھی سن لیجیے جو اسلام کی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے تحفظ کی واحد اجارہ دار ہونے کی مدعی ہے۔ یعنی مجلس احرار

جس نے اسلام کے نام پر کروڑوں روپیہ مسلمانوں کی جیبوں سے بٹور لیا۔ اور اسلام کے مقدس نام پر تجارت شروع کر رکھی ہے۔ مفکر احرار چوہدری افضل حق کی زبانی سن لیجیے لکھتے ہیں۔

"ہزاروں واعظ ہزاروں دینیات کے اساتذہ۔ مفتی۔ پیر اور صوفی موجود ہیں انہوں نے عمر بھی ایک دفعہ بھی کسی غیر مسلم کو تبلیغ نہیں کی"

(اخبار زمزم ۹ اگست ۱۹۴۱ء)

پھر خاص طور پر مجلس احرار کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔

"خدا نے مجلس احرار کو زبان اور لوگ دیے۔ جن کی تاثیر میں ڈوبی ہوئی تقریریں قلوب کو گرما دیتی ہیں۔ لیکن میں نے سینکڑوں تقریروں میں اسلام کے محاسن اور خوبیاں بیان ہوتی سنی ہیں مگر کسی احرار لیڈر کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ مسلمانو تم بھی اپنے دینی اور تبلیغی فرض کو ادا کرو۔ اور غیر مسلموں کو اسلام کا تعارف پیش کرو" (حوالہ مذکور)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔

وصیت ۱۳۲۰۰ فتح محمد ولد شادی خان قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن مانگا ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اراضی تعدادی ۳۰ بیگھہ بشراکت برادران مرداد خان و نواب خان ہے۔ اس اراضی میں گیارہ بیگھہ رہن بعوض مبلغ ۹۰۰/- روپیہ میں ہے۔ باقی ۱۹ بیگھہ بلا رہن ہے۔ کل جائداد کے ۱/۳ حصہ کا میں مالک ہوں۔ اس کے علاوہ ایک مربعہ زمین چک ۱۲۵ G.R تحصیل فورٹ عباس ریاست بہاولپور میں ہے۔ اس مربعہ میں سے ۱/۳ حصہ کا میں مالک ہوں۔ میں مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت اس جائداد کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ فتح محمد موصی۔ گواہ شد:۔ فتح ایس بی بی
گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۳۲۰۳ فتح الدین ولد چوہدری مہرالدین صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۴۵ سال بیعت جون ۱۹۲۶ء ساکن ۱۳۰ R ڈاکخانہ فورٹ مروٹ ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارہ ایک مربعہ اراضی زرعی قسم نہری واقعہ رقبہ چک ۳۲۷ تحصیل فورٹ عباس کی پیداوار ہے۔ اس پیداوار کا سالانہ اندازہ ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس مربعہ کے حقوق ملکیت ابھی تک مجھے حاصل نہیں کیونکہ اس کی قیمت ابھی تک ادا نہیں ہوئی۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ فصل خریف و ربیع پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ بوقت وفات جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد فتح دین موصی۔ گواہ شد:۔ چوہدری رحمت اللہ
نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ نیض احمد انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۳۲۰۴ عطا محمد ولد چوہدری امام الدین قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال بیعت دسمبر ۱۹۱۶ء ساکن چک $\frac{329}{H\cdot R}$ ڈاکخانہ فورٹ مروٹ ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ایک مربعہ و آٹھ کیلہ اراضی زرعی قسم نہری واقعہ رقبہ چک $\frac{329}{H\cdot R}$ تحصیل فورٹ عباس کی پیداوار پر ہے۔ اس پیداوار کا سالانہ اندازہ ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس اراضی کے حقوق ملکیت مجھے ابھی تک حاصل نہیں کیونکہ ابھی تک اس کی قیمت ادا نہیں ہوئی۔ میں اپنی اس آمد کا دسواں حصہ باقاعدہ فصل خریف و ربیع پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ عطا محمد موصی چک ۳۲۹
گواہ شد:۔ فتح الدین چک $\frac{327}{H\cdot R}$
گواہ شد:۔ نیض احمد انسپکٹر بیت المال

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

(۱) دستخط کنندہ ذیل کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے آئٹم ریٹ (شق وار ریٹ) کی اساس پر سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر منظور شدہ فارموں پر جو کہ ایک روپیہ فی فارم کی ادائیگی پر اس دفتر سے ۲ جنوری ۱۹۵۲ء بارہ بجے دوپہر مل سکتے ہیں۔ دو بجے بعد دوپہر تک وصول کئے جائیں گے۔ اور اسی روز شام کے تین بجے علانیہ کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کی نوعیت	کام کی اندازاً قیمت	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر کے پاس جمع کرانا ہوگا!
۱	لاہور ریلوے سٹیشن پر تیسرے درجے کے انتظار خانوں میں سینیٹری قسم کے انتظامات کرنا اور فلش والی نکاسی نالیاں لگانا	۱۶۰۰۰/-/- روپے	۴۰۰/-/- روپے

(۲) مفصل شرائط دفتر البطہ دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں کسی بھی حاضری والے دن کو ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوایا کریں

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد ارسال فرمائیں کہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہوسکے۔ جن احباب کی قیمت اخبار ختم ہوگئی ہے۔ ان کی طرف سے قیمت موصول نہ ہوئی۔ تو ان کی خدمت میں اخبار روانہ نہیں ہوسکے گا۔

امریکہ کے ایک خفیہ ہتھیار پر روس نے قبضہ کر لیا

پیرس ۳ جنوری۔ "نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون" کے یورپی ایڈیشن میں، ایک مضمون میں لکھا گیا ہے۔ کہ امریکہ کا ایک نہایت ہی خفیہ اسلحہ گذشتہ چھ مہینوں سے روس کے قبضہ میں ہے۔

اشتراکیوں کا اس پر اس وقت قبضہ ہوا۔ جب ۳۰ جون کو دو طیاروں کو پریگ میں اتر نا پڑا۔ ایک طیارہ کو ایک امریکی اور دوسرے کو ایک نارویجی ہواباز چلا رہا تھا۔ دھوکہ سے ان طیاروں کو چیکوسلوویکی سرزمین میں داخل کیا گیا ــــ اس آلہ کو عمداً کوریا کی جنگ میں استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ تاکہ اس کا کوئی نمونہ دشمن کے ہاتھ نہ آ جائے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اسکی تیاری کے سلسلہ میں تجربوں پر لاکھوں لاکھ ڈالر صرف کئے گئے تھے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ یہ آلہ ایک برقی دماغ ہے۔ جو خود نشانہ لگانے اور گولی چلانے کے کام کو انجام دیتا ہے اور اس طرح انسانی غلطی کا امکان بہت کم باقی رہ جاتا ہے۔

پریگ کے حکام نے کئی مہینوں کی مسلسل کوششوں کے بعد اسے حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ (اسٹار)

حفاظتی کونسل میں پاکستان کے متبادل مندوب

پیرس ۳ جنوری۔ حفاظتی کونسل میں متبادل پاکستانی مندوب کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے مسٹر محمد اسد یہاں پہنچ گئے ہیں۔

فیصلہ کیا گیا ہے کہ مستقبل مندوب کے فرائض پروفیسر بخاری ہی انجام دیں گے۔ جنہوں نے سفیر کا عہدہ بھی سنبھال لیا ہے۔ (اسٹار)

لبنان میں شدید برفباری

بیروت ۳ جنوری۔ لبنان میں حالیہ شدید برفباری کے دوران میں ۲۵ لکڑہارے جو ہربل کے جنگل میں کام کر رہے تھے۔ انکا باہر نکلنے کا راستہ بند ہو گیا۔ اور ہوائی جہاز سے انہیں تلاش کرنا پڑا۔

بیکا کی گورنری میں ۲۲ آدمیوں کی زندگی برفباری کی وجہ سے خطرہ میں پڑ گئی اور فوج اور مقامی حکام کی مدد سے انہیں محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا (اسٹار)

یورپ کے بے خانماں افراد

پیرس ۲ جنوری اس ہفتہ میں بین الاقوامی پناہ گزین ادارہ کے بالآخر بند کر دیئے جانے کے بعد مغربی جرمنی میں ۰۰۰، ۱۴ ایسے بے خانماں افراد بچ رہے ہیں۔ جنہیں ابھی امداد کی ضرورت ہے انمیں سوویٹ یونین سے آئے ہوئے متعدد مسلمان بھی شامل ہیں۔

چار سال کے عرصہ میں اس ادارہ نے مختلف ممالک میں دس لاکھ بے خانماں افراد کی آبادکاری کا انتظام کیا۔ اسٹار

روس میں پراپیگنڈے کی نئی منصوبہ بندی

بون ۳ جنوری۔ مغربی طاقتوں نے ریڈیو کی خبروں کا جو محکمہ قائم کیا ہے اسے ان خبروں سے تشویش ہے کہ روس اپنی برلن کی موجودہ نشرگاہ منتقل کرنیوالا ہے۔ بیشتر سامان اور عملہ کو ایک نئے مقام پر منتقل کیا جا چکا ہے۔ اور توقع ہے کہ اسی سال ۲۰۰ کیلوویٹ کا ایک نیا اسٹیشن قائم ہو جائیگا۔ یہ سابق روسی نشرگاہ سے تین گنا زیادہ طاقتور ہوگا۔ اور انجینیروں کا کہنا ہے کہ غالباً شرقی اور آہنی پردہ کے دوسرے ملکوں میں اس کی وجہ سے بی۔ بی۔ سی اور امریکہ کے نشریئے نہیں سنے جا سکیں گے۔ اب تک روس جو ٹرانسمیٹر استعمال کر رہا ہے۔ وہ برلن کے مغربی منطقہ میں واقع ہے اسے سوویٹ کو اسلئے الاٹ کیا گیا تھا کہ ان کے منطقہ میں کوئی ایسی نشرگاہ نہ تھی۔ (اسٹار)

کناڈا میں لوہے کی پیداوار میں اضافہ

ٹورنٹو ۳ جنوری۔ ۱۹۵۱ء کے پہلے گیارہ مہینوں میں کناڈا نے ۳۰۵۰ ،۵۷ ،۳ ٹن لوہا پیدا کیا۔ ۱۹۵۰ء میں اسی عرصہ کی پیداوار ۵ ،۹۵ ،۶۵ ،۳۰ ٹن تھی۔

خام لوہے کی پیداوار کی بھی رفتار اطمینان بخش ہے۔ اکتوبر میں خام لوہے کی مجموعی پیداوار ۴ ،۷۶ ،۲۰۰ ،۱۲ ٹن ہو گئی۔ کناڈا اس مقدار میں مزید اضافہ کی توقع کرتا ہے۔ ماہروں کا کہنا ہے۔ کہ ۱۹۵۵ء کے موسم گرما تک ملک میں ۲۶۴۰۰۰۰۰ ٹن لوہا سالانہ تیار ہو سکے گا۔ جو موجودہ مقدار سے ایک تہائی زیادہ ہے۔

(اسٹار)

پیرس میں پاکستانی ڈیلیگیشن نے اپنی قابلیت کا سکہ بٹھا دیا

برطانوی اخبار کی طرف سے پاکستانی وفد کی مساعی کی تعریف

پیرس ۱۲ جنوری (ڈان سپیشل) ڈیلی میل نے اقوام متحدہ کی سرگرمیوں کی جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اس میں اس امر کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان نے اقوام متحدہ کے پیرس کے اجلاس میں شاندار خدمات سرانجام دے دی ہیں۔ اور پاکستانی ڈیلیگیشن نے چوہدری محمد ظفراللہ خان وزیر خارجہ پاکستان کی قیادت میں شاندار پارٹ ادا کیا ہے۔ اور کئی اہم مسائل طے کرنے میں مدد دے کر اپنی اہلیت اور قابلیت کا سکہ جما دیا ہے۔

ڈیلی میل لکھتا ہے کہ پاکستان نے ان مسائل کو طے کرنے میں مدد دی (۱) اسلحہ بندی کی دوڑ ختم کرنے کے متعلق مشرق اور مغرب میں اختلاف (۲) مصر اور برطانیہ کا جھگڑا۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ پاکستان کی ہی مساعی کا نتیجہ ہے کہ چار بڑے ایک میز کے گرد بیٹھ کر اسلحہ بندی کی دوڑ کو ختم کرنے کے پروگرام پر غور کرنے پر تیار ہیں (مغربی پاکستان ۴ جنوری ۱۹۵۲ء)

ہندوستان میں مسلمانوں کے مذہبی ادارے

ڈھاکہ ۳ جنوری۔ مشرقی بنگال کی سرحدوں پر بھارتی فوجوں کے اجتماع کی وجہ سے مسلمانوں کے مذہبی اداروں کو فوجی کیمپوں میں منتقل کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی بنگال میں مرشد آباد امام باڑہ کی عمارات میں بھارتی فوجوں نے چھاؤنی ڈال دی ہے۔

ڈاکٹر مصدق مصالحت کرنے کے لئے تیار ہیں؟

تہران ۲ جنوری۔ ایرانی وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق نے امید ظاہر کی ہے کہ عالمگیر بنک ایرانی تیل کے تنازعہ کا تصفیہ کر سکتا ہے۔ اور ابادان کے تیل صاف کرنے کے کارخانہ کو پھر جاری کر سکتا ہے۔ لیکن انہوں نے کہا اس تنازعہ کا جو حل بھی پیش کیا جائے وہ تیل کی قومیت کے قانون کی حدود کے اندر ہو۔ ایک نمائندہ نے بتایا کہ ڈاکٹر مصدق بنک کی امداد حاصل کرنے پر آمادہ معلوم ہوتے ہیں۔ ابھی یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ بنک ایرانی تیل کی صنعت کو دوبارہ چلانے کے لئے مالی امداد بھی دے گا۔ لیکن ابادان کے کارخانہ کا معائنہ کرنے کے بعد اس اہم مسئلہ پر بھی غور کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ سب سے بڑی روکاوٹ یہ ہے۔ ایران تیل کی بہت اونچی قیمت مانگ رہا ہے تاہم امید ہے کہ اس بارہ میں کوئی سمجھوتہ ہو جائیگا

اس اثناء میں امریکی سفیر مقیم تہران نے بھی ڈاکٹر مصدق سے ملاقات کی۔ اور یہ امید ظاہر کی ہے کہ ایران کو امریکہ کی فوجی اور اقتصادی امداد جاری رکھنے کے بارہ میں سمجھوتہ ہو جائے گا۔ ڈاکٹر مصدق مصالحت پر آمادہ نظر آتے ہیں۔ کل رات کابینہ کے اجلاس میں تمام ارکان نے ڈاکٹر مصدق پر زور دیا ہے کہ وہ امریکی امداد کے لئے کسی نہ کسی طرح کا سمجھوتہ کر لیں۔

پشاور میں جلسوں کی ممانعت

پشاور ۲ جنوری۔ پشاور شہر اور چھاؤنی میں جلسوں اور جلوسوں پر جو پابندی عائد کی گئی تھی۔ اس کی مدت میں ۲۰ جنوری تک توسیع کر دی گئی ہے اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ ابھی تک سیاسی پارٹیوں کی باہمی کشیدگی رفع نہیں ہوئی۔

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

دے سکتا ہے۔ اگر حکومت اسلامی اللہ تعالیٰ کے باغی کو سزا دے سکتی تو پہلے ان پیدائشی یہودیوں اور نصرانیوں کو سزا ملتی جو اسلامی حکومت میں رہتے تھے ناقابل معزولی خلیفہ کو معزول سمجھ کر کوئی مسلمان حدود خلافت میں نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ وہ تو بہرصورت اس کو ہٹانے کی کوشش میں لگا رہے گا۔ یہ تو آپ بھی مانتے ہیں کہ اسلام کو نہ ماننے والا اسلامی حکومت کا وفادار رہ کر اس کے اندر رہ سکتا ہے۔ یہ ایک موٹا فرق ہے افسوس ہے کہ مودودی صاحب اور ان کے دوست اس موٹے فرق کو بھی محسوس نہیں کر سکتے۔ (باقی)